قرآنی بیان

پیارے آقا

کی اُمّت سے محبّت

(پارہ 30، سورۂ اَلَم نَشْرَحْ: 2-3)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے



11 ستمبر 2026ء
(بمطابق: 28 ربیعُ الاوّل، 1448ھ)
کے جمعۃُ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
11 ستمبر 2026ء (بمطابق: 28 ربیعُ الاوّل، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام (پارہ:30، سورۂ اَلَم نَشْرَح:2-3)

پیارے آقا کی اُمّت سے محبّت

(پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی اُمّت سے محبّت، فکر اور شفاعت کا بیان)

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..پہلی وحی سے کچھ پہلے کے اَحْوال صفحہ:06
- ..بہت شِدَّت والی آیتِ کریمہ صفحہ:11
- ..مَحْبُوب کی رضا اُمّت کی بخشش میں ہے صفحہ:16
- ..روزِ قیامت فِکْرِ اُمّت صفحہ:19

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ طَهُرَ قَلْبُهٗ مِنَ النِّفَاقِ كَمَا یُطَهِّرُ الثَّوْبَ الْمَاءُ

ترجمہ: جو مُحَمَّدِ مصطفٰے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر درودِ پاک پڑھے، اُس کا دِل مُنافقت سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے کپڑا پانی سے پاک ہو جاتا ہے۔[1]

دُعائیں ہوتی ہیں مَقبول اس وسیلے سے | خدا کی خاص عِنایت درودِ پاک سے ہے
غمِ جہاں سے کبھی سابقہ نہیں پڑتا | مجھے تو ہر گھڑی راحت درودِ پاک سے ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾

(پارہ:30، سورۂ اَلَم نَشْرَح:2-3)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...القول البدیع، صفحہ:277۔

تَرجمۂ کنزُالعِرفان : اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اُتار دیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ: 30 سُورۂ اَلَمْ نَشْرَح کی آیت: 2 اور 3 سننے کی سَعادت حاصِل کی۔ سُورۂ اَلَمْ نَشْرَح اِنْعَاماتِ اِلٰہیہ کی سُورت ہے، وہ اعلیٰ تَرِین اِنْعامات جو اللہ پاک نے اپنے مَحْبُوب صلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم پر کیے، اُن کا تَذْکِرہ ہوا ہے، ان 2 آیات میں بھی ایک اِنْعام بیان ہوا ہے۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ(۲) الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ(۳) (پارہ:30، سورۂ اَلَمْ نَشْرَح:2-3)	**تَرجمۂ کنزُالعِرفان :** اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔

آپ کو بھی تَجْرِبہ ہوا ہو گا؛ کبھی ہم زِیادہ بوجھ اُٹھالیں تو کمر کی ہڈیوں سے چٹخنے کی آواز آتی ہے، اِسے **کمر ٹوٹنا** کہتے ہیں۔ یعنی کمر پر اتنا بوجھ آجانا کہ اُسے اُٹھانا دُشوار ہو۔[1] آیتِ کریمہ کا مطلب یہ بنے گا: اے مَحْبُوب صلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم! آپ کی پیٹھ مبارَک پر ایک ایسا بوجھ تھا، جو آپ کو بہت تھکا دینے والا تھا، ہمارا اِنْعام ہوا کہ ہم نے آپ کا وہ بوجھ اُتار دیا۔ اب وہ بوجھ کیا ہے؟ اِس تَعَلُّق سے عُلَمائے کرام نے بہت تفصیلات لکھی ہیں، اِن میں

1 ... تفسیر بیضاوی مع حاشیۃ شیخ زادہ، پارہ:30، سورۂ اَلَمْ نَشْرَح، زیرِ آیت:3، جلد:8، صفحہ:627۔

سے صِرف 2 معانی عرض کرتا ہوں:

(1): اعلیٰ مقامات تک رسائی آسان ہو گئی

ایک مثال سمجھیے! فرض کرتے ہیں؛ ایک فیملی ہے، اُس میں سبھی دُنیاوی پڑھے لکھے ہیں ❁ کوئی ڈاکٹر ہے ❁ کوئی استاد ہے ❁ کوئی کاروباری ہے، سبھی دُنیاوی ڈگریوں والے، امیر لوگ ہیں۔ اُس فیملی میں ایک نوجوان ہے، وہ اپنے مُتَعَلِّق غور کرتا ہے؛ وہ سمجھتا ہے کہ میرے اندر ڈاکٹر بننے کی صلاحیت بھی نہیں ہے، میں خُود کو پڑھانے کی طرف بھی مائِل نہیں پاتا، بزنس تو میں نے کرنا ہی نہیں ہے، ان سب سے ہٹ کر **میرے اندر عالِم بننے کی صلاحیت ہے** اب یہ نوجوان اپنی فیملی سے ہٹ کر ایک نئی راہ پر چلنا چاہتا ہے۔

جیسا ہمارے ہاں اب ماحَوْل بن چکا ہے، آپ سمجھ سکتے ہیں نا کہ اس نوجوان کو کتنی مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے ❁ ماں، باپ، بہن بھائی، سب کی طرف سے پریشر آئے گا کہ یہ کیا سوچ بنالی ہے؟ ❁ چچا، تایا مخالفت کریں گے ❁ جب یہ عِمامہ پہنے گا، داڑھی بڑھائے گا تو مُعاشرے کی جانِب سے بھی پریشر آسکتا ہے۔ غرض؛ کئی طرح کی مشکلات کھڑی ہو سکتی ہیں۔

ویسے میں نے مثال عرض کی ہے تو ایک وضاحت بھی کر دُوں؛ اب سے کوئی 40 سال پہلے مُعاشرے میں ایسا ہی ماحَوْل تھا، بچہ اگر دِین کی طرف جانے کی کوشش کرتا تو اسے مشکلات کا سامنا ہوتا تھا، اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اِسلامی نے اِنقلاب برپا کیا ہے، اللہ پاک کے فضل سے، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی برکت سے مُعاشرے میں کافی حد تک ایسا ماحول بن گیا ہے کہ اب کوئی مَوْلَوِی، عالِم، حافِظ، قارِی بننا چاہے تو اُس کو کم مشکلات اُٹھانی پڑتی ہیں۔

خیر! میں عرض کر رہا تھا، ایسا نوجوان جو اپنے اندر فیملی بیک گراؤنڈ سے بالکل ہٹ کر صلاحیات پاتا ہے اور وہ اپنے فیملی بیک گراؤنڈ سے ہٹ کر نئی راہ چلنا چاہتا ہے، وہ بہت ساری مشکلات میں گھر جاتا ہے۔

یہ بَس سمجھانے کے لیے مثال تھی، اِسی سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی حیاتِ طیبہ کو دیکھیے! آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی فطرتِ مبارَکہ میں صلاحیت ایسی ہے کہ پہلے انبیائے کرام علیہم السَّلام کو بھی عطا نہ ہوئی، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی لگن اُس مقام تک پہنچنے کی ہے، جہاں تک حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ، حضرت نُوح و حضرت عیسیٰ علیہم السَّلام کی بھی رسائی نہ ہو سکی۔ لگن اس مقامِ اَرْفع و اعلیٰ کی ہے۔

مگر جس معاشرے اور جس مقام پر آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے آنکھ مبارَک کھولی ہے، وہ آپ کی لگن مبارَک سے بالکل ہی ہٹ کر ہے ❁ آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم قُربِ خُدا چاہتے ہیں، اردگرد کا ماحَوْل خُدا کو مانتا ہی نہیں ہے، شِرک وکُفر میں مُبتَلا ہیں ❁ یہاں ہر طرف جہالت ہی جہالت ہے ❁ بے حیائی ہی بے حیائی ہے ❁ بے فِکْری ہی بے فِکْری ہے۔ اور لوگ اپنے جاہِلانہ، کفریہ، شرکیہ عقیدوں میں اس حَدْ تک راسِخ ہو چکے ہیں کہ اس کے خِلاف بات سُننا تو دُور، سوچنے والے کے بھی جانی دُشمن تک بن جاتے ہیں۔

اب سوچیے! ایسے مُعَاشرے میں رہتے ہوئے، قُربِ خُدا کی اُن منازِل کی طرف بڑھنا، جہاں تک انبیائے کرام علیہم السَّلام کی بھی رسائی نہ ہوئی ہو، کتنا دُشوار تَرین کام ہو گا، بَس یہی وہ بوجھ تھا، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے 40 سال اللہ پاک کی محبّت و وارفتگی میں گزارے، اِس لگن کے ساتھ گُزارے کہ اس مُعَاشرے کو بدلنا بھی ہے، انہیں جہنّم سے

بچا کر جنّت کا حق دار بھی بنانا ہے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں اس مقامِ قرب تک بھی پہنچنا ہے، جہاں اب تک کوئی نہ گیا۔[1]

اس بوجھ کو اُتارا کیسے گیا؟ اللہ پاک نے خُود حضرت جبریلِ امین علیہ السّلام کو آپ کی طرف بھیجا، وَحی نازِل فرمائی اور اُس مقامِ بلند کی جانِب چلنے کے لیے راستے ہموار فرمادیئے۔

ہم نے آپ کو وارفتہ پایا

یہی بات سُورۂ وَالضّحیٰ میں اِرْشاد ہوئی، فرمایا:

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ (پارہ:30، سُورۂ وَالضّحیٰ:7)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس نے تمہیں اپنی محبّت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

پہلی وحی سے کچھ پہلے کے اَحوال

آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی 40 سالہ زندگی مبارک اِسی محبّت و وارفتگی میں گزری، پہلی وحی آنے سے کچھ عرصہ پہلے آپ کے دِل میں تنہائی کی محبّت ڈال دی گئی تھی، اس وقت محبّتِ اِلٰہی گویا خوب جوش پر تھی، آپ اللہ پاک کی محبّت میں گھر بار چھوڑتے، کھانے کا سامان ساتھ لیتے اور غارِ حرا میں جاکر کئی کئی دِن تک تنہائی میں بیٹھ کر اللہ پاک کی عِبادت میں مَصْرُوف رہا کرتے تھے۔ **علمائے کرام لکھتے ہیں:** ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی عمر مبارک **40 سال** ہو چکی تھی، ربیع الاوّل کے مہینے سے وَحی کے آثار ظاہِر ہونا شروع ہوئے، وہ اس طرح کہ آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کو سچّے خواب دکھائے گئے، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم جو خواب دیکھتے، ہُو بَہُو وہی کچھ دِن میں

---

1 ... انوارِ جمالِ مصطفےٰ، صفحہ:59-60 خلاصۃً۔

آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے سامنے ہو رہا ہوتا تھا، کم و بیش 6 ماہ اسی انداز پر گزرے، پھر آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے دِل میں تنہائی کی محبّت ڈال دی گئی۔ **رمضان کریم** کا مُقدّس مہینا تھا، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے کھانے پینے کا کچھ سامان لیا اور غارِ حِرا میں تشریف لے گئے۔ مکّہ پاک میں اس وقت اور بھی غار تھے۔ مگر آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے غارِ حِرا کا ہی انتخاب کیوں فرمایا، اس کی بڑی پیاری حکمت عُلَمائے کرام نے لکھی، فرماتے ہیں: **اس وقت غارِ حِرا سے کعبہ شریف صاف نظر آتا تھا، اِس لیے آپ** صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم **غارِ حِرا میں تشریف لائے۔**

آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے کچھ دِن غارِ حِرا میں قیام فرمایا، یہاں اللہ پاک کی یاد اور عِبادت میں مَصْرُوف رہے، پھر گھر تشریف لے آئے، مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عنہا نے پھر کھانے پینے کا کچھ سامان باندھ دیا، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم پھر غارِ حِرا میں تشریف لے گئے۔ کافی دِن یہی سلسلہ رہا۔

یہ **رمضان کریم** کی ایک رات تھی، پیارے نبی، مکی مدنی صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم غارِ حِرا میں ہی تشریف فرما تھے کہ اللہ پاک کے حکم سے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام پہلی وحی لے کر حاضِر ہو گئے۔[1]

حضرت جبریل امین علیہ السَّلام کے وحی لے کر حاضر ہونے سے وہ بوجھ ہلکا ہو گیا، جس منزل کی تلاش تھی، جس کے لیے تنہائی اختیار کی تھی، گھر چھوڑا تھا، معاشرے کی سختیاں برداشت کی تھی، اس کی طرف راہ مل گئی، اپنے ربّ کا کلام سن لیا۔ سُبْحٰنَ اللہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...نزہۃُ القاری، جلد:1، صفحہ:238-246 ملتقطاً بتقدم و تاخر۔

(2): پیارے آقا کی اُمّت سے محبّت

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے فرمایا:

وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ(۲) الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ(۳) (پارہ:30، سورۂ اَلَم نَشْرَح:2-3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔

اِن آیات میں بوجھ سے کیا مُراد ہے؟ اور بوجھ اُترنے کا کیا معنٰی ہے؟ اِس تَعَلُّق سے ایک قول عُلَمائے کرام کا یہ بھی ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کو اپنی اُمّت سے بہت پیار ہے، بہت ہی پیار ہے، اتنا پیار ہے کہ ایسے پیار کی مثال کہیں نہیں ملتی، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کو ہر وقت اُمّت کی فِکْر پریشان رکھا کرتی تھی، یہ پریشانی ہی بوجھ تھی، اللہ پاک نے اپنے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم سے اُمّت کی بخشش کا وعدہ فرمایا اور یہ بوجھ اُتار دیا۔[1]

رحمتِ دوجہاں کی رحمتیں

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کو یہ غَم کس حَدْ تک تھا؟ ذرا قرآنِ کریم کے الفاظ پر غور کیجیے! اللہ پاک نے فرمایا:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ۝ (پارہ:15، سورۂ کہف:6)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ہو سکتا ہے کہ تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کو ختم کر دو۔

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:30، سورۂ اَلَم نَشْرَح، زیرِ آیت:2، جلد:11، صفحہ:207۔

اللہ! اللہ...!! اتنا غَم، اتنی پریشانی...!! آپ تَصَوُّر باندھیے! پیارے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نیکی کی دعوت دینے کے لیے گھر سے نکلتے ہیں، کفّار کے بیچ تشریف لے جاتے ہیں، ایک ایک کو دعوت ارشاد فرماتے ہیں، کبھی بازاروں میں پہنچتے ہیں، کبھی طائِف وغیرہ دُور دراز بسنے والے قبیلوں کا سَفَر فرماتے ہیں، آہ...!! کفّار پتھر برساتے ہیں، جملے کستے ہیں، گستاخانہ بکواسات کرتے ہیں، محبوبِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے دِلِ پاک پر غم چھا جاتا ہے۔ غَم کس چیز کا...؟ ❁ اُنہوں نے پتھر مارے، اِس لیے غمگین ہیں؟ نہیں ❁ انہوں نے جملے کسے اس لیے غمگین ہیں؟ نہیں ❁ انہوں نے گستاخیاں کیں، اس لیے غمگین ہیں؟ نہیں۔ پھر کیوں غم فرماتے ہیں؟ اِس لیے کہ یہ لوگ کلمہ نہیں پڑھتے، جہنّم کی طرف بڑھتے ہیں، میں جنّت کی طرف بُلاتا ہوں، میری بات نہیں سنتے۔

اور غم کتنا ہے؟

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ (پارہ:15، سورۂ کہف:6)	معرفۃ القرآن: تو شاید تُم ختم کر دو گے اپنی جان۔

یعنی اتنی پریشانی لیتے ہیں کہ **آپ کی تو آپ کا رَبّ حفاظت فرماتا ہے** کوئی اور ہوتا تو اِس پریشانی کے سبب اس کا دِل پھٹ جاتا اور وہ موت کے گھاٹ اُتر جاتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ آقا ہیں، اللہ! اللہ! کیسے عظیم آقا ہیں، کفّار اپنی بد باطنی کے سبب خُود اپنا نقصان کرتے ہیں، جہنّم کی طرف بڑھتے ہیں، پریشان یہ مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم ہو رہے ہیں۔

جیسے پتنگے آگ میں گِرتے ہوں

حدیثِ پاک میں ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَثَلِیْ کَمَثَلِ رَجُلِ ِاسْتَوْقَدَ نَارًا

ترجمہ: میری اور تمہاری مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ جلائی ہو۔

فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَاحَوْلَهَا

ترجمہ: جب آگ خوب روشن ہوگئی، آس پاس روشنی پھیل گئی۔

جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِیْ فِی النَّارِ یَقَعْنَ فِیْهَا

ترجمہ: اب اِدھر اُدھر سے پتنگے اور چھوٹے چھوٹے کیڑے وغیرہ آکر آکر آگ میں گِرنے لگے۔

وَجَعَلَ یَحْجُزُهُنَّ وَیَغْلِبْنَهٗ فَیَتَقَحَّمْنَ فِیْهَا

ترجمہ: اُس شخص نے پتنگوں کو پیچھے دھکیلنا شروع کیا تاکہ وہ آگ سے بچ جائیں مگر وہ اس شخص پر غالِب آتے ہیں اور آگ میں گِرتے چلے جاتے ہیں۔

فَذٰلِكُمْ مَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ، اَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِیْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْهَا

ترجمہ: فرمایا: یہ میری اور تمہاری مثال ہے، میں تمہاری کمر سے پکڑ پکڑ کر تمہیں روک رہا ہوں، کہتا ہوں: آگ سے ہٹ جاؤ! آگ سے ہٹ جاؤ! مگر تم ہو کہ اس میں کودتے چلے جاتے ہو۔[1]

---

1 ... مسلم، کتاب الفضائل، باب شفقتہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم علی امتہ... الخ، صفحہ: 900، حدیث: 2284۔

دُشمن ہے گلے کا ہار آقا | لُٹتی ہے مِری بہار آقا
تم دِل کے لیے قرار آقا | تم راحتِ جانِ زار آقا
بندے ہیں گنہگار بندے | آقا ہے کرم شعار آقا
اس شان کے ہم نے کیا کسی نے | دیکھے نہیں زِینہار آقا
بندوں کا اَلَمْ نے دِل دُکھایا | اور ہو گئے بے قرار آقا
ایسا تو کہیں سُنا نہ دیکھا | بندوں کا اُٹھائیں بار آقا[1]

بہت شِدَّت والی آیتِ کریمہ

پیارے اسلامی بھائیو! صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں سُوال ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! قرآنِ کریم کی کونسی آیت آپ پر بہت شِدَّت والی تھی...؟ فرمایا: ایک مرتبہ حَجّ کا موسم تھا، عرب کے مشرکین مکّہ میں جمع تھے، میں مِنیٰ میں موجود تھا۔ اُس وقت حضرت جبریلِ امین علیہ السَّلام آئے اور یہ آیت اُتری:

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَؕ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:67)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے ربّ کی جانِب سے نازِل کیا گیا اُس کی تبلیغ فرمادیں۔

پس یہ حُکمِ اِلٰہی سُن کر میں کھڑا ہو گیا، میں نے لوگوں کو پُکار کر کہا: اے لوگو...!! میں تمہاری طرف اللہ پاک کا رسول ہوں، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کہو! اور نِجات پا جاؤ...!! اگر تم یہ کرو تو

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:65 ملتقطاً۔

تمہارے لیے جنّت ہے۔

بس یہ سُننا تھا کہ کیا بچے، کیا جوان، کیا خواتین، سب مجھ پر جھپٹ پڑے، کسی نے مجھ پر مَٹّی ڈالی اور کوئی پتھر مارنا شروع ہو گیا۔ اِسی دوران کسی نے مجھے کہا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ نبی ہیں تو ان کے خِلاف ایسے ہی ہلاکت کی دُعا فرمایئے! جیسے حضرت نُوح علیہ السَّلام نے کی تھی۔

اللہ! اللہ! محبوبِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت و مہربانی کا عالَم دیکھیے! کوئی پتھر بَرسا رہا ہے، کوئی مَٹّی ڈال رہا ہے، لوگ مَعَاذَ اللہ! گُستاخی بھرے جملے کَس رہے ہیں، اس عالَم میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی، کہا: اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اے اللہ پاک! میری قوم کو ہدایت عطا فرما، بیشک یہ جانتے نہیں ہیں۔[1]

سلام اُس پر کہ اَسرارِ محبّت جس نے سمجھائے
سلام اُس پر کہ جس نے زَخم کھا کر پھُول برسائے
سلام اُس پر کہ جس نے خُوں کے پیاسوں کو قبائیں دِیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دُعائیں دِیں

کلمہ پڑھو...!! فلاح پا جاؤ...!!

حضرت طارِق بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں (حَجّ کے دِنوں میں) ذُو الْمَجَاز نامی بازار میں تھا، اتنے میں وہاں سے ایک صاحِب گزرے، اُن کی مُبارَک پنڈلیوں سے خُون بہہ رہا تھا، وہ فرماتے جاتے تھے: لوگو...!! کلمہ پڑھو...! فلاح پا جاؤ! ایک شخص اُن

---

1 ... تفسیر درِ منثور، پارہ:6، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:67، جلد:3، صفحہ:117۔

کے پیچھے پیچھے تھا، اُن پر پتھر برسا رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ بتایا گیا: یہ ہاشمی ہیں، نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اِن کے پیچھے اِن کا چچا اَبُولَہب ہے۔[1]

اگر ایمان لے آؤ تو بچ جاؤ گے اے لوگو! فلاحِ دینوی و اُخروی پاؤ گے اے لوگو!
اُمَیَّہ، بُو لَہب، بُو جَہل، عُقبہ سخت دشمن تھے شَقاوت پیشہ تھے، بِیْدَاد گر تھے اور پر فن تھے[2]

وضاحت: نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں سے کہا کہ اگر تم ایمان لے آؤ گے تو عذابِ الٰہی سے بچ جاؤ گے اور دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ لیکن اُمَیَّہ، اَبُولَہب، اَبُو جَہل اور عُقْبَہ اس بات پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سخت ترین دشمن ہو گئے، یہ لوگ بد بخت، ظلم و ستم کرنے والے، چالاک، مَکّار تھے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، لوگ پتھر برساتے ہیں، پھر بھی آپ انہیں جنّت کی طرف بُلاتے ہیں، لوگ جملے کستے ہیں، آپ پھر بھی انہیں جنّت کی طرف بُلاتے ہیں، لوگ گستاخیاں کرتے ہیں، آپ پھر بھی انہیں جنّت کی طرف بُلاتے ہیں۔ وہ نہیں سُنتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پھر بھی انہیں سُناتے چلے جاتے ہیں، وہ کانوں میں انگلیاں دیتے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پھر بھی تَوَجُّہ مبارک نہیں ہٹاتے، انہیں قرآن سناتے جاتے ہیں، سُناتے جاتے ہیں، سُناتے ہی چلے جاتے ہیں۔

یہ وہ بوجھ تھا، جو مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو غمگین کیے چلا جا رہا تھا۔ آخر یہ بوجھ اُتار دیا گیا، کیسے؟ ❁ طائف والوں نے پتھر برسائے تھے، غزوۂ حنین کے بعد اَہْلِ طائف کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے ❁ ابو جہل، ابو لہب گستاخیاں کرتے تھے، اللہ پاک نے انہیں

---

1 ... معجم کبیر، جلد:4، صفحہ:391، حدیث:8100۔
2 ... شاہنامۂ اسلام، صفحہ:111 اور 118 ملتقطاً۔

ذلیل وخوار کر کے جہنّم پہنچایا، ان کے بعد والے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے، یہاں تک کہ ابو جہل کا بیٹا حضرت عکرمہ رَضِیَ اللہُ عنہ غُلامانِ مصطفےٰ کی صَف میں شامِل ہو گئے ❁ مکّہ والے ظُلْم ڈھاتے تھے، مکّہ فتح ہو گیا اور اللہ پاک نے تمام اَہْلِ مکّہ کی قسمت آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے حوالے کر دی۔ غرض؛ وہ تمام پریشانی جو قلبِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم پر اُمّت کے حوالے سے چھائی رہتی تھی، اللہ پاک نے آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی وہ پریشانی دُور فرما کر قلبِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی تسکین کا سامان فرما دیا۔

گنہگاروں کی فِکْر

پیارے اسلامی بھائیو! ایک تو یہ ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کو اپنی اُمّت میں اُن کی فِکْر تھی جو کلمہ پڑھتے ہی نہیں تھے، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم ان کے لیے پریشان ہوتے کہ انہیں کیا ہے؟ یہ کیوں میری بات نہیں سنتے؟ کیوں جہنّم سے بچ کر جنّت کے حقدار نہیں بنتے؟

دوسرا اہم جیسے گنہگار اُمّتیوں کا بھی غم تھا کہ ہیں تو میرے اُمّتی، کلمہ بھی پڑھ چکے ہیں مگر گنہگار ہیں، آخرت کا حساب بہت سخت ہے، یہ حساب کیسے دیں گے؟ آخرت کے امتحان سے نجات کیسے پائیں گے۔ اس غم نے بھی آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے قلبِ مبارَک پر بہت بوجھ ڈال رکھا تھا۔ اللہ پاک نے فرمایا:

وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ (پارہ:30، سورۂ اَلَم نَشْرَح:2-3)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔

یعنی اے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم ! آپ اپنے گنہگار اُمّتیوں کے مُتَعَلِّق پریشان تھے، غمگین تھے کہ ان کی بخشش کیسے ہو گی، اے پیارے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم ! ہم نے آپ کا یہ بوجھ بھی ہلکا کر دیا، آپ سے اُمّت کی بخشش و مغفرت کا وعدہ فرمالیا۔

رونے کا سبب کیا ہے؟

ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم گنہگاروں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے دونوں دستِ مبارک اُٹھا کر اُمّت کے حق میں رو کر دُعا فرمائی اور عرض کیا: اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یعنی اے اللہ پاک! میری اُمّت میری اُمّت۔ اللہ پاک نے حضرت جبریلِ امین علیہ السَّلام کو حکم دیا کہ تم میرے حبیب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے پاس جاؤ۔ تمہارا ربّ خوب جانتا ہے، مگر ان سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ حضرت جبریلِ امین علیہ السَّلام نے حکم کے مُطَابِق حاضر ہو کر دریافت کیا تو سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ اُمّت کا اظہار کیا۔ حضرت جبریلِ امین علیہ السَّلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ اے اللہ کریم! تیرے حبیب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم یہ فرماتے ہیں اور اللہ پاک خوب جاننے والا ہے۔ اللہ پاک نے حضرت جبریلِ امین علیہ السَّلام کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب (صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم) سے کہو:

اِنَّا سَنُرْضِیْكَ فِیْ اُمَّتِكَ، وَلَا نَسُوْٓءُكَ

ترجمہ: ہم آپ کو آپ کی اُمّت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کے قلب مبارک کو رنجیدہ نہ ہونے دیں گے۔[1]

---

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب دعا النبی صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم... الخ، صفحہ: 100، حدیث: 202۔

صَد شُکْر خدایا تُو نے دیا، ہے رَحمت والا وہ آقا
جو اُمّت کے رنج و غم میں، راتوں کو اَشک بہاتا رہے[1]

مَحْبُوب کی رضا اُمّت کی بخشش میں ہے

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝۵ (پارہ:30، سورۂ والضحیٰ:5)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ کریمہ اُتری تو پیارے نبی، اچھے نبی، سچّے نبی صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِذَنْ لَا اَرْضٰى وَ وَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ یعنی (جب یہ وعدہ ہے کہ رَبِّ کریم مجھے راضی فرمائے گا) پھر تو جس وقت تک میرا ایک اُمّتی بھی جہنّم میں ہوا، میں نے راضی ہونا ہی نہیں ہے۔[2]

دَمِ حشر عاصی مزے لے رہے ہیں — شفاعت کسی کی ہے رحمت کسی کی
ہمیں ہیں کسی کی شفاعت کی خاطِر — ہماری ہی خاطِر شفاعت کسی کی
ہم ایسے گنہگار ہیں زُہد والو! — ہماری مدد پر ہے رحمت کسی کی[3]

وضاحت: حشر کے مشکل دن میں بھی گناہ گار مزے میں ہیں کہ میدانِ محشر میں اللہ پاک کی رحمت بھی اور شفاعت کے لیے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم بھی ہیں، ہم ہی گناہ گار ہیں

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:475۔
2 ...تفسیر کبیر، پارہ:30، سورۂ والضحیٰ، زیرِ آیت:5، جلد:11، صفحہ:194۔
3 ...ذوقِ نعت، صفحہ:235و236ملتقطًا۔

جن کی خاطر کسی کی شفاعت ہے اور ہماری خاطر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ربِّ کریم کی بارگاہ میں شفاعت فرمائیں گے، اے زُہد و تقویٰ اِختیار کرنے والو! ہم ایسے گناہ گار ہیں کہ جن کی مدد کے لیے اللہ پاک نے اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

مقامِ محمود عطا کر دیا جائے گا

ایک مقام پر اللہ پاک نے فرمایا:

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:79)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: قریب ہے کہ آپ کا ربّ آپ کو ایسے مقام پر فائز فرمائے گا کہ جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

یعنی اے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ پریشانی مت لیجیے! دِلِ پاک غمگین مت کیجیے! ہم آپ کو مقامِ مَحْمُود عطا فرمائیں گے، تب آپ کی اُمّت کا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا جائے گا۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مقامِ مَحْمُود کیا ہے؟ فرمایا: **هُوَ الشَّفَاعَةُ وہ شفاعت ہے۔**[1]

مِرے حُضُور کے لب پر اَنَا لَهَا ہو گا

روایات میں ہے: قیامت کے دِن جب یہ زمین تانبے کی زمین سے بدل دی جائے گی ❁ جہنّم قریب کر دی جائے گی ❁ سورج 10 سالوں میں جتنی گرمی برساتا ہے، اتنی گرمی اس میں جمع کر دی جائے گی ❁ اور سروں کے بالکل قریب کر دیا جائے گا۔[2] ❁ ربّ قہار

---

1 ... ترمذی، کتاب التفسیر القرآن، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، صفحہ:724، حدیث:3137۔

2 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب قیام الساعہ، جلد:10، صفحہ:338، حدیث:21014 ملخصًا۔

غضب بھی فرمائے گا ❁ اللہ! اللہ! پیاس کی وہ شدّت کہ خُدا نہ دکھائے ❁ گرمی ایسی کہ خُدا بچائے ❁ لوگ پسینے سے بھیگ رہے ہوں گے ❁ پسینہ بہہ بہہ کر کئی گز زمین میں جذب ہو جائے گا۔[1] ❁ پھر جب زمین میں پسینہ چوسنے کی گنجائش نہ رہے گی، پسینہ اُوپر کو چڑھے گا، کسے کے ٹخنوں تک، کسی کے گھٹنوں تک اور بعض اپنے ہی پسینے میں ڈبکیاں لے رہے ہوں گے۔[2] ❁ گھبرا کر دِل حلق کو آجائیں گے۔[3] ❁ کافی عرصہ اِسی حالت میں گزر جائے گا ❁ آخر لوگ اِن آفتوں اور مصیبتوں سے تنگ آکر کسی شَفاعت کرنے والے کی تلاش میں نکلیں گے ❁ ڈھونڈتے ہوئے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی خِدْمت میں حاضِر ہوں گے، شَفاعت کی درخواست کریں گے، جواب ملے گا: نَفْسِیْ نَفْسِیْ، اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ آج مجھے اپنی فِکْر ہے، کسی اور کے پاس جاؤ! ❁ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلام کی خِدْمت میں حاضِری ہو گی، وہاں بھی جواب ملے گا: نَفْسِیْ نَفْسِیْ، اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ آج مجھے اپنی فِکْر ہے، کسی اور کے پاس جاؤ! ❁ حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلام کی خِدْمت میں حاضِری ہو گی، یہی جواب ملے گا: نَفْسِیْ نَفْسِیْ، اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ ❁ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی خدمت میں پہنچیں گے، ارشاد ہو گا:: نَفْسِیْ نَفْسِیْ، اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ ❁ آخر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی خدمت میں حاضِری ہو گی، وہاں سے یہی جواب پائیں گے۔[4] ❁ سب سے آخر میں مَحْبُوبِ خُدا، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے پاس حاضِر ہوں گے، آپ فرمائیں گے: اَنَا لَهَا ہاں!

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب قول اللہ تعالیٰ الا لعنۃ... الخ، صفحہ: 1603، حدیث: 6532 ملخصاً۔
2 ... مسند احمد، جلد: 7، صفحہ: 216، حدیث: 17902۔
3 ... حلیۃ الاولیا، جلد: 5، صفحہ: 409، رقم: 7546۔
4 ... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، باب ما اعطی... الخ، جلد: 7، صفحہ: 415، حدیث: 36 ملخصاً۔

ہاں! میں ہی ہوں شَفاعت کے لیے۔ اب رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم سَر مبارک سجدے میں رکھیں گے، حکمِ اِلٰہی ہو گا: یا مُحَمَّد! اِرْفَعْ رَاْسَكَ اے پیارے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم! اپنا سَر مبارک اُٹھایئے! وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ بولیے! آپ کی بات سُنی جائے گی۔ سَلْ تُعْطَ مانگیے! آپ کو دیا جائے گا۔ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ شَفاعت کیجیے! آپ کی شَفاعت قبول (Accept) کی جائے گی۔[1]

اب ساری مخلوق پر آپ کی عزّت، آپ کی عظمت، آپ کا مقام، آپ کا رُتبہ، ربِّ کریم کی بارگاہ میں آپ کی مَحْبُوبِیَّت کی شان واضح ہو جائے گی۔ چنانچہ ساری مخلوق، اپنے پرائے سب آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی تعریف میں مَصْرُوف ہو جائیں گے۔ یہ **مقامِ مَحْمُود** ہے۔

روزِ قیامت فِکْرِ اُمّت

حدیثِ پاک میں ہے: انبیائے کرام علیہم السَّلَام کے لیے سونے کے منبر رکھے جائیں گے، سب نبی اپنے اپنے منبر پر تشریف فرما ہوں گے مگر میرا منبر خالی ہی ہو گا، میں اِس پر نہ بیٹھوں گا، مجھے خوف ہو گا کہ کہیں ایسا نہ ہو؛ مجھے جنّت میں بھیج دیا جائے اور میری اُمّت تنہا رہ جائے۔ میں عرض کروں گا: یَارَبِّ! اُمَّتِیْ، اُمَّتِیْ! اے رَبِّ رحمٰن! میری اُمّت، میری اُمّت۔ اِرْشاد ہو گا: اے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم! آپ کی کیا مرضی ہے؟ میں عرض کروں گا: مالِکِ کریم! ان کا حساب جلد فرما دے۔ پس میں شَفاعت کرتا رہوں گا، کرتا رہوں گا، یہاں تک کہ جو جہنّم میں پہنچ چکے ہوں گے، اُن کی بھی رہائی کی چٹھیاں مل جائیں گی، میں انہیں جہنّم سے نکال لاؤں گا، یہاں تک کہ جہنّم پر مقرر فرشتے حضرت مالِک

---

1 ... بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الربّ... الخ، صفحہ: 1809، حدیث: 7510۔

(عَلَیْہِ السَّلام) عرض کریں گے: اے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم! آپ نے اپنی اُمّت میں کسی کو بھی رَبّ کے غضب کے لیے نہیں رہنے دیا۔[1] (یعنی سب کو ہی جہنّم سے نکال لیا ہے)۔

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا ہمارا بِگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
گناہگار پہ جب لُطف آپ کا ہو گا کِیا بغیر کِیا، بے کِیا، کِیا ہو گا
دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا
خُدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی خدائے پاک خوشی اُن کی چاہتا ہو گا[2]

روزِ قیامت مَحْبُوبِ ذیشان صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم اپنی گنہگار اُمّت پر کیسا کرم فرمائیں گے، اُمّت سے کیسا نِرالا اِظہارِ محبّت ہو گا...!! آپ مالِکِ جنّت ہیں، چاہیں تو سب سے پہلے جنّت میں تشریف لے جائیں بلکہ جنّت کا دروازہ آپ ہی کھلوائیں گے مگر قربان جایئے! ایسی عظیم محبّت پر...!! ہم گنہگاروں پر ایسی کرم نوازیوں پر قربان جایئے!

روزِ قیامت کہاں تلاش کروں؟

صحابیٔ رسول حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم! روزِ قیامت میری بھی شَفاعت فرما دیجیے گا۔ فرمایا: اَنَا فَاعِلٌ ہاں! کروں گا۔ عرض کیا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم! ❁ پھر روزِ قیامت آپ کو کہاں ڈھونڈوں گا؟ فرمایا: پُل صِراط کے پاس آجانا ❁ عرض کیا: وہاں نہ پاؤں تو کہاں ڈھونڈوں؟ فرمایا: پھر میزان کے پاس آجانا ❁ عرض کیا: وہاں بھی نہ پاؤں

1 ... معجم اوسط، جلد:2، صفحہ:178، حدیث:2937 ملخصاً۔
2 ... ذوقِ نعت، صفحہ:51 ملتقطاً۔

تو؟ فرمایا: پھر حوضِ کوثر پر آجانا۔[1]

گویا فرمارہے ہیں: اے انس! لوگوں کو میری سب سے زیادہ ضرورت ان 3 جگہوں پر ہی ہوگی۔[2] میں پُل صراط کے قریب رَبِّ سَلِّم کہہ رہا ہوں گا، اپنی اُمّت کے لیے سلامتی سے گزرنے کی دُعائیں کر رہا ہوں گا۔[3]

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے | کوئی اسیرِ غم اُن کو پُکارتا ہو گا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یارسولَ اللہ! | تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا
پکڑ کے ہاتھ کوئی حالِ دِل سُنائے گا | تو رَو کے قدموں سے کوئی لپٹ گیا ہو گا
کوئی قریبِ ترازو، کوئی لبِ کوثر | کوئی صِراط پر اُن کو پُکارتا ہو گا
یہ بے قرار کرے گی صَدا غریبوں کی | مقدس آنکھوں سے تار اَشک کا بندھا ہو گا
ہزار جان فِدا نَرم نَرم پاؤں سے | پکار سُن کے اَسیروں کی دوڑتا ہو گا
عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے | خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا[4]

خُلاصۂ کلام

پیارے اسلامی بھائیو! خُلاصۂ کلام یہ ہے کہ پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی اُمّت سے بہت پیار ہے، بہت ہی پیار ہے، اتنا پیار ہے کہ اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، اسی پیار اور محبّت کے سبب محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فِکْرِ اُمّت میں

---

1 ...ترمذی، ابواب صفۃ القیامہ... الخ، باب ماجاء فی شان الصراط، صفحہ:578، حدیث:2433۔
2 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب احوال القیامۃ، باب الحوض والشفاعۃ، جلد:10، صفحہ:266، تحت الحدیث:5595۔
3 ...مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنۃ منزلۃ فیھا، صفحہ:98، حدیث:195۔
4 ...ذوق، نعت، صفحہ:51-53 ملتقطاً۔

غمگین رہتے تھے، اللہ پاک نے آپ کی اُمّت کا معاملہ آپ کے سپرد فرمایا، شفاعت کا وعدہ فرمایا اور آپ کا غم ختم فرمادیا۔ یہی بات یہاں اِرْشاد ہوئی، فرمایا:

وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ(۲) الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ(۳) (پارہ:30، سورۂ اَلَم نَشْرَح:2-3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔

اس سے ہمارے آقا صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم کی ہم سے محبّت بھی مَعْلُوم ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں ایسے آقا صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم کی عزّت و تکریم کی توفیق بخشے، کاش! اپنے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم کے مطیع اور فرمانبردار بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم۔

نعت کولیکشن موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دَعْوَتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے: جس کا نام ہے: **Naat Collection(نعت کولیکشن)** ❁ اس انمول ایپلی کیشن میں علمائے اہلسنت کی نعت شریف، کلام اور منقبت پر مشتمل 10 مشہور کتابیں شامل ہیں ❁ جن میں اپنے پسندیدہ کلام کو سرچ کرنے کے ساتھ انہیں آڈیو میں مختلف نعت خوانوں کی زبانی سُن اور ویڈیو دیکھ سکتے ہیں ❁ کسی بھی نعت یا کلام کو **مائی کلیکشن(My Collections)** فیچر میں محفوظ کرسکتے ہیں ❁ اِس ایپ سے کسی بھی نعت یا شعر کو کاپی کرکے سوشل میڈیا پر شیئر کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایپ ڈاؤن لوڈ کریں اور اپنے دلوں کو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم کی محبّت سے مُنَوَّر کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: امام رکوع میں ہو تو کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہیے! پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع کر لیجیے!

وضاحت: بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے نمازی وضو کر کے جماعت کے لیے مسجد میں پہنچا تو امام صاحب رکوع میں تھے اور یہ خوف ہوتا ہے کہ ثنا پڑھنے پر امام صاحب رکوع سے اُٹھ جائیں گے، ایسی صورت میں جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہیے (ہاتھ باندھنے کی حاجت نہیں) فوراً دوسری تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جایئے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عَمَل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رنج و غم سے نجات پانے کا روحانی علاج (وظیفہ)

یَا صَبُوْرُ (اے مہلت دینے والے)

جس کو درد، رنج یا مصیبت پیش آئے تو 33 بار اللہ پاک کا پیارا نام یَا صَبُوْرُ پڑھے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! سکون ملے گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن

---

1 ... دارالافتاء اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1228۔

2 ... مدنی پنج سورہ، صفحہ: 259۔

بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد